پُلِ صراط کی دہشت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

پُل صِراط کی دَہشت[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (36 صَفْحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا ہوا محسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صراط پر نُور ہے، جو روزِ جُمُعہ مجھ پر 80 بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے 80 سال کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پُل صِراط کی دَہشت (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَفِیْظ کی ایک کنیز نے حاضِر ہو کر عَرض کی: میں نے خواب میں دیکھا کہ جہنَّم کو دَہکایا (یعنی بھڑکایا) گیا ہے اور اُس کے اُوپر پُل صراط رکھ

---

[1]: یہ بیان امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین دن کے سنّتوں بھرے اجتماع (۱، ۲، ۳ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ فروری 2005ء باب الاسلام سندھ) میں فرمایا۔ مَعَ ترمیم واضافہ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

دیا گیا ہے۔ اِتنے میں **اُمَوی خُلَفا** کو لایا گیا۔ سب سے پہلے خلیفہ **عبدالمَلِک بن مَروان** کو حکم ہوا کہ **پُل صِراط** سے گزرو! وہ **پُل صِراط** پر چڑھا، مگر آہ! دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ میں گر پڑا۔ پھر اُس کے بیٹے **ولید بن عبدالمَلِک** کو لایا گیا، وہ بھی دوزخ میں جا گرا۔ اس کے بعد **سُلیمان بن عبدالمَلِک** کو حاضر کیا گیا اور وہ بھی اسی طرح دوزخ میں گر گیا۔ ان سب کے بعد یا امیرَ المؤمنین! آپ کو لایا گیا، بس اِتنا سننا تھا کہ **حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدالعزیز** عَلَیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ الحَفِیظ نے خوف زدہ ہو کر چیخ ماری اور گر پڑے۔ کنیز نے پکار کر کہا: یا امیرَ المؤمنین! سُنئے بھی تو...... خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ آپ نے سلامَتی کے ساتھ **پُل صِراط** پار کر لیا۔ مگر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدالعزیز عَلَیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ الحَفِیظ **پُل صِراط کی دَہشَت** سے بے ہوش ہو چکے تھے اور اِسی عالَم میں اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۴ ص ۲۳۱ مُلَخَّصاً)

اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

پُل صِراط تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے

اے **عاشقانِ رسول!** یاد رہے! غیر نبی کا خواب شَرِیعت میں حُجَّت یعنی دلیل نہیں، کنیز کے خواب کی بنیاد پر اُن خُلَفا کو ہرگز ہرگز جہنّمی نہیں کہہ سکتے، **اللہ** پاک ہی ان کا حال جانتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدالعزیز عَلَیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ الحَفِیظ میں **خوفِ خدا** کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، صِرف خواب سن کر **پُل صِراط کی دَہشَت** سے بے ہوش ہو گئے! واقعی **پُل صِراط** کا مُعاملہ بڑا ہی

نازُک ہے۔ پُل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے اور یہ جہنَّم کی پُشت پر رکھا ہوا ہوگا، خدا کی قسم! یہ سَخت تشویش ناک مَرحلہ ہے، ہر ایک کو اس پر سے گزرنا پڑے گا۔

پھر تیرا یہ ہنسنا کیسا؟ (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری علیہ رَحْمۃُ اللہِ القوی نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے۔ فرمایا: اے جوان! کیا تو پُل صِراط سے گزر چکا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ پھر فرمایا: کیا یہ جانتا ہے کہ تُو جنّت میں جائے گا یا دوزخ میں؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: فَمَا ھٰذَا الضِّحْکُ؟ یعنی پھر تیرا یہ ہنسنا کیسا ہے؟ (یعنی جب ایسی مُشکِلات تیرے سامنے ہیں اور تجھے اپنی نَجات کا بھی عِلْم نہیں تو پھر کس خوشی پر ہنس رہا ہے؟) اس کے بعد کسی نے کبھی بھی اُس کو ہنستے نہیں دیکھا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٢٢٧)

اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خوش ہونے والے پر حیرت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''تعجُّب ہے اُس ہنسنے والے پر جس کے پیچھے جہنَّم ہے اور حیرت ہے اُس خوشی منانے والے پر جس کے پیچھے موت ہے۔'' (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ٤١)

ہر ایک پُلْ صِراط سے گزرے گا

اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حَفْصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مَروی ہے کہ حُضُورِ اکرم

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو غزوۂ بدر و حُدَیبِیہ میں حاضِر تھے، اِنْ شَآءَ اللہ تَعَالٰی وہ آگ میں داخِل نہیں ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو، تمہارے رب کے ذمّے پر یہ ضَرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔ (پ١٦، مریم:٧١)

آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا:

ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ﴿٧٢﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر ہم ڈروالوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھُٹنوں کے بل گرے۔ (پ١٦، مریم:٧٢)

(اِبن ماجہ ج٤ ص٥٠٨ حدیث٤٢٨١)

مُجرِم جہنَّم میں گر پڑیں گے

اے عاشِقانِ رسول! اِس رِوایت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو دوزخ سے گزرنا ہوگا۔ خوفِ خدا رکھنے والے مسلمان بچالئے جائیں گے اور مجرِم وظالم لوگ جہنَّم میں گر پڑیں گے۔ واقِعی انتہائی دشوار معاملہ ہے، ہائے! ہائے! پھر بھی ہم خوابِ غَفْلت سے بیدار نہیں ہوتے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

دل ہائے! گناہوں سے! بیزار نہیں ہوتا مغلوب شہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا

یہ سانس کی مالا اب، بس ٹوٹنے والی ہے غفلت سے مگر دل کیوں بیدار نہیں ہوتا

گو لاکھ کروں کوشِش، اِصلاح نہیں ہوتی پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا

اے رب کے حبیب آؤ! اے میرے طبیب آؤ!

اچّھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحابی کا رونا (حکایت)

اے عاشِقانِ صحابہ واہلِ بیت! پُل صراط سے گزرنے کا مُعاملہ آسان نہیں، ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین اِس تعلُّق سے بے حد فکر مند رہا کرتے تھے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدنا عبدُ اللّٰہ بن رَواحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک بار روتے دیکھ کر ان کی زَوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی: آپ کو کس بات نے رُلایا ہے؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: مجھے **اللہ** پاک کا یہ فرمان یاد آگیا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔ (پ ۱۶، مریم: ۷۱)) یوں یہ تو جان لیا کہ میں نے اس میں داخل ہونا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ میں اس سے نَجات حاصِل کرسکوں گا یا نہیں۔ (اَلْمُسْتَدْرَك ج ۵ ص ۸۱۰ حدیث ۸۷۸۶، اَلتَّخویف مِنَ النّار ص ۲۴۴)

''وَارِدُهَا'' سے مُراد

صحابۂ کرام عَلَیھِمُ الرِّضْوَان کا خوفِ خدا مرحبا! سُوْرَۃُ مَرْیَم کی آیت 71 میں

لفظ ''وَارِدُھَا'' (یعنی دوزخ سے گزرنے) کے بارے میں حضرتِ سیِّدَتُنا حَفْصہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا اور سیِّدُنا عبداللہ بن رَواحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ وغیرہ کے خیال میں بات یہ تھی کہ قرانِ کریم کے ان الفاظ میں '' وَارِدُھَا'' کے معنٰی دَاخِلُھَا (یعنی دوزخ میں داخل ہونے) کے ہیں[1]۔ یاد رہے! اس آیتِ کریمہ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ (ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔) کے تحت ''خزائنُ العرفان'' میں ہے: (حضرتِ) حَسَن وقَتادہ (رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تعالٰی وغیرہ) سے مَروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پُلِ صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان ص ۵۷۹)

کاشکے مری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا ابومَیسرہ عَمرو بِن شُرَحْبِیل علیہ رحمۃ اللّٰہِ الجلیل ایک بار بچھونے پر آرام کیلئے تشریف لے گئے تو بے قرار ہو کر فرمانے لگے: کاش! میری ماں نے مجھ کو جنا ہی نہ ہوتا۔ ان کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہا نے عرض کی: آپ ایسا کیوں فرما رہے ہیں؟ فرمایا: بے شک اللہ کریم نے جہنَّم پر گزرنے کی خبر دی ہے لیکن یہ خبر نہیں کہ ہم اُس سے نکلیں گے یا نہیں۔ (اَلْبُدورُ السّافِرۃ ص ۳۴۳)

پُلِ صراط پندَرہ ہزار سال کی راہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہم پر رَحم فرمائے، پُلِ صراط کا سفر نہایت ہی

[1]: مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۵۹۹ تحت الحدیث ۶۲۲۷، اَلتَّخویف مِنَ النّار ص ۲۴۴، البدور السّافرۃ ص ۳۳۸

طویل (یعنی لمبا) ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل بن عِیاض** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے مَنقول ہے: پُل صِراط کا سفر پندرہ ہزار سال کی راہ ہے، پانچ ہزار سال اوپر چڑھنے کے، **پانچ ہزار سال** نیچے اُترنے کے اور پانچ ہزار سال برابر کے۔ پُل صِراط بال سے زِیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے اور وہ جہنَّم کی پشت پر بنا ہوا ہے اس پر سے وہ گزر سکے گا جو خوفِ خدا کے باعِث کم زور ہوگا۔ (اَلْبُدورُ السّافِرۃ ص ۳۳٤)

پُل صِراط سے بآسانی کون گزر سکے گا؟

اے عاشِقانِ رسول! تصوُّر کیجئے! اُس وَقْت کیا گزر رہی ہوگی جب میدانِ قِیامت میں سورج ایک میل پر رَہ کر آگ برسا رہا ہوگا، لوگ ننگے بدن اور ننگے پاؤں زمین پر کھڑے ہوں گے، بھیجے کھول رہے ہوں گے، کلیجے پھٹ گئے ہوں گے، دل اُبل کر گلے میں آگئے ہوں گے، ایسے خوفناک حالات میں پُل صِراط سے گزرنے کا مَرحَلہ درپیش ہوگا۔ اِس سے گزرنے کیلئے دُنیوی اعتِبار سے طاقت ور، کڑیل (کَڑ-یَل) نوجوان یا پہلوان، تیز رفتار، خلاباز یا کراٹے باز، اور ہٹّے کٹّے مُسٹنڈے ہونے کی حاجت نہیں بلکہ حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل بن عِیاض** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے ارشاد کے مطابِق خوفِ خدا کے سبب کم زور رہنے والے پُل صِراط کو بآسانی پار کرلیں گے۔

پُل صراط سے گزرنے والوں کے مختلف انداز

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مَروی ہے، **مصطَفٰے**

جانِ رحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جہنَّم پر ایک پُل ہے جو بال سے زِیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، اس پر لوہے کے کُنڈے اور کانٹے ہیں جو کہ اُسے پکڑیں گے جسے **اللہ** پاک چاہے گا۔ لوگ اُس پر گزریں گے، بعض پلک جھپکنے کی طرح، بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض بہترین اور اچّھے گھوڑوں اور اُونٹوں کی طرح (گزریں گے) اور فِرِشتے کہتے ہوں گے: ''رَبِّ سَلِّمْ، رَبِّ سَلِّمْ'' (یعنی اے پَروَرْدگار سلامتی سے گزار، اے پروردگار سلامتی سے گزار) بعض مسلمان نَجات پائیں گے، بعض زخمی ہوں گے، بعض اَوندھے ہوں گے، بعض مُنہ کے بل جہنَّم میں گر پڑیں گے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۹ ص ۴۱۵ حدیث ۲۴۸۴۷)

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: صِراط حَق ہے۔ یہ ایک پُل ہے کہ پُشتِ جہنَّم پر نَصب (یعنی قائم) کیا جائے گا۔ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ جنَّت میں جانے کا یِہی راستہ ہے۔ سب سے پہلے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم گزر فرمائیں گے، پھر اور اَنبیا و مُرسلین، پھر یہ اُمّت پھر اور اُمّتیں گزریں گی اور حسبِ اِختِلافِ اعمال پُلْ صِراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہوگیا اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا اور پُلْ صِراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (**اللہ** پاک ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے)

لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑ لیں گے، مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنّم میں گرادیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۴۷۔۱۴۸)

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط آفتابِ ہاشمی نورُالھُدیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے ربِّ سلِّم کہنے والے غمزُدا[1] کا ساتھ ہو

یاالٰہی! نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں

عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش ص۱۳۳)

آخِرت میں تنگی کا ایک سبب

اے عاشقانِ رسول! جہنّم کی آگ تاریک ہوگی اور پُل صراط اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہوگا۔ فقط وُہی کامیاب ہوگا جس پر ربُّ الْاَکرم کا فَضْل و کرم ہوگا۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبدُاللہ تُستَری علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی سے مَروی ہے کہ جس پر دنیا میں تنگی ہوئی اُس پر آخرت میں کشادَگی ہوگی اور جس پر دُنیا میں کشادَگی ہوئی اُس پر آخرت میں تنگی ہوگی۔ (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۱۰ ص۲۰۷ حدیث۱۴۹۵۸ ماخوذاً)

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابو ہِلال رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ میرے پاس یہ بات پہنچی ہے کہ قِیامت کے روز پُل صِراط بعض لوگوں پر بال سے بھی باریک ہوگا اور بعض کے لئے گھر اور وسیع وادی کی طرح ہوگا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۱ ص۳۳۳)

[1] غمزدہ کے معنیٰ: غمگین اور "غمزُدا" کے معنیٰ: دوسروں کا غم دُور کرنے والا۔

اہلِ صِراط رُوحِ امیں کو خبر کریں ۔۔۔ جاتی ہے اُمّتِ نَبَوی فرش پر کریں

سرکار! ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں ۔۔۔ آقا حُضور! اپنے کرم پر نظر کریں

مال زِیادہ تو وبال بھی زیادہ

اے عاشِقانِ رسول! دستُور ہے کہ جتنا مال زِیادہ اُتنا ہی وَبال بھی زِیادہ۔ سفر کا بھی اُصول ہے کہ بس یا ریل گاڑی وغیرہ میں جس کے پاس زِیادہ سامان ہوتا ہے وہ اُتنا ہی پریشان ہوتا ہے۔ نیز جو لوگ ہوائی جہاز کے ذَرِیعے ایک مُلک سے دوسرے ملک کا سفر کرتے ہیں اُن کو تجرِبہ ہوگا کہ زِیادہ سامان والے کسٹم وغیرہ میں کس قدر پریشان ہوتے ہیں! اِسی طرح جس کے پاس دنیا کے مال کا بوجھ کم ہوگا اُسے آخرت میں آسانی رہے گی۔ چُنانچہ

"بھاری بوجھ" کی تعریف

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ **اللہ** پاک کے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **حضرتِ ابوذَرّ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ہاتھ پکڑ کر تشریف لائے اور ان سے فرمایا: **اے ابوذَرّ!** کیا تمہیں خبر ہے کہ ہمارے آگے ایک سَخت گھاٹی ہے، اس پر صِرف ہلکے بوجھ والے گزر سکیں گے؟ ایک صاحب نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! میں بھاری بوجھ والوں میں سے ہوں یا ہلکے بوجھ والوں میں سے؟ فرمایا: کیا تیرے پاس آج کا کھانا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: کل کا کھانا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: پرسوں کا کھانا ہے؟ عرض کی: جی نہیں! آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر تیرے پاس تین دنوں کا کھانا ہوتا تو

تُو بھاری بوجھ والوں سے ہوتا۔ (مُعْجَم اَوْسَط ج۳ ص۳٤۸ حدیث٤۸۰۹)

رَحمۃً لِّلْعٰلمیں! تیری دُہائی دب گیا

اب تو مولٰی بے طرح[1] سر پر گُنہ کا بار ہے

بوجھ ہی بوجھ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے یہاں تین دن کے کھانے کے ذخیرے کی تو بات ہی کہاں ہے، مَحض حِرص کے باعث طرح طرح کی غذاؤں سے فِرِج بھرا رہتا ہے اور بِلا ضَرورت ہر چیز کا انبار لگا رہتا ہے۔ آہ! ہم حریصوں کا کیا بنے گا! دولت کی کثرت کا بوجھ، مزید مال بڑھائے چلے جانے کی ہوس کا بوجھ، کئی کئی دکانوں اور کارخانوں کا بوجھ، بلکہ طرح طرح کے گناہوں کا بھی بوجھ مَثَلاً سُود و رشوت کا بوجھ، دھوکے بازیوں کا بوجھ، دوسروں کا مالِ ناحق دبا لینے کا بوجھ ہائے! ہائے! سروں پر اب تو بوجھ اور **بوجھ ہی بوجھ** ہے، آہ! اِس قَدَر بوجھ کے ہوتے ہوئے پُلْ صِراط سے گزرنے کی کیا صورت ہوگی!

بوجھ ہے سر پر کوہِ گُنہ کا — آپ ہی کا ہے مجھ کو سہارا

میری مدد ہو شافِعِ مَحشر — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

میں اگر جہنّم میں جا گرا تو!

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب،

---

[1] بے طرح: یعنی بے حد۔

''آنسوؤں کا دریا'' (300 صَفْحات) صَفْحہ 77 سے شُروع ہونے والی طویل حِکایت کا بعض حصّہ سنئے: (مشہور تابِعی بُزُرگ) حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری علَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنے بیٹھے تو لوگ ان کے قریب آنے کے لئے ایک دوسرے کو دھکیلنے لگے، اس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ان کی طرف متوجّہ ہوکر فرمایا: اے میرے بھائیو! آج تم میرا قُرب پانے کے لئے ایک دوسرے کو دھکّے دے رہے ہو، کل قِیامت میں تمہارا کیا حال ہوگا جب پرہیزگاروں کی مجالس قریب ہوں گی جبکہ گناہ گاروں کی مَجالِس کو دُور کردیا جائے گا، جب کم بوجھ والوں (یعنی نیک لوگوں) سے کہا جائے گا کہ تم پُلْ صراط عُبُور کرلو اور زیادہ بوجھ والوں (یعنی گناہ گاروں) سے کہا جائے گا کہ تم جہنَّم میں گر جاؤ۔ آہ! میں نہیں جانتا کہ میں زیادہ بوجھ والوں کے ساتھ جہنَّم میں گر پڑوں گا یا تھوڑے بوجھ والوں کے ساتھ پُلْ صراط پار کر جاؤں گا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رونے لگے یہاں تک کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے قریب بیٹھے ہوئے لوگ بھی رونے لگے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ان کی طرف متوجّہ ہوئے اور پکار کر فرمایا: ''اے بھائیو! کیا تم جہنَّم کے خوف سے نہیں رو رہے؟ سن لو کہ جو شخص جہنَّم کے خوف سے روتا ہے اللہ پاک اسے اس دن جہنَّم سے آزاد فرمائے گا جس دن مخلوق کو زَنجیروں اور بیڑیوں سے کھینچا جا رہا ہوگا۔'' (بحرُ الدّموع ص۵۳)

روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے

اے عاشِقانِ رسول! اپنے گُناہوں پر نادِم ہو کر سچّی توبہ کر کے دعوتِ اسلامی

کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر اختیار فرمایئے اور **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے روزانہ **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے۔ ''مَدَنی اِنعامات'' کا عامل بننے کا اَحسن طریقہ یہی ہے کہ روزانہ رِسالہ پُر کیا جائے۔ جو ''مَدَنی اِنعامات'' کا رسالہ روزانہ بھر نہیں پاتے وہ کم از کم 25 سیکنڈ کیلئے دیکھ ہی لیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی نہ کبھی بھرنے کا جذبہ بھی مل ہی جائے گا اور اس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت کی تیّاری اور قبر و حشر کی روشنی اور پُل صراط پر نور کے حُصول کی تڑپ پیدا ہوگی۔

نور والے مسلمان

اللہ پاک کا جس پر کرم ہوگا اُس کو ایسا **نُور** عطا ہوگا کہ اُس کا بیڑا پار ہو جائے گا۔ چُنانچِہ پارہ 27 سُورَۃُ الْحَدِیْد کی 12 ویں آیتِ کریمہ میں اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض کا ارشادِ نُور بار ہے:

یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ (پ۲۷، الحدید:۱۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دَہنے دوڑتا ہے۔

نورِ ایمان کی شان

اللہ ربُّ العِزّت کی خاص عنایت سے جو خوش قسمت مسلمان نُور سے معمور ہو کر

جگمگ جگمگ کرتا جھومتا ہوا پُل صِراط سے گزرے گا اُس کی شانِ عَظَمت نشان کا رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس فرمانِ روشن بیان سے اندازہ لگایئے: ''دوزخ مؤمن سے کہے گی، اے مؤمن! جلد تر گزر، اس لئے کہ تیرے نُور نے میری آگ بجھادی۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۱ ص ۳۳۹ حدیث ۳۷۵)

آقا کا گدا ہوں اے جہنَّم! تُو بھی سُن لے
وہ کیسے جلے جو کہ غلامِ مَدَنی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَشْر میں نُور دِلانے والے 5 فرامینِ مصطفٰے

﴿۱﴾ نَمازی کو نُور ملے گا

جس نے نَمازوں کی حفاظت کی اس کیلئے قِیامت میں نُورو بُرہان (یعنی دلیل) اور نَجات ہوگی اور جس نے نَماز کی حفاظت نہ کی تو اُس کیلئے نہ نُور ہوگا اور نہ بُرہان اور نہ نَجات اور وہ (یعنی بے نَماز) قِیامت میں قارون وفرعون وہامان اور اُبَیّ بِنْ خَلَف کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۵۷٤ حدیث ۶۵۸۷)

﴿۲﴾ اندھیرے میں مسجِد کو جانے کی فضیلت

اندھیروں میں مَساجِد کی طرف جانے والوں کو قِیامت میں نُورِ تام (یعنی مکمّل نور) کی خوش خبری دو۔

(ابوداوٗد ج ۱ ص ۲۳۲ حدیث ۵۶۱)

﴿۳﴾ مشکل کُشائی کی فضیلت

جس نے کسی مسلمان بھائی کی مشکل آسان کی اللہ پاک قِیامت میں پُل صِراط پر اُس کیلئے نُور کے دو شُعْبے بنائے گا، ان کی روشنی سے ایک عالَم روشن ہوگا جن کی گنتی ربُّ الْعِزّت خود ہی جانتا ہے۔

(مُعجَم اَوسَط ج۳ ص۲۵٤ حدیث٤٥٠٤)

﴿٤﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ 100 بار پڑھنے کی فضیلت

جو سو بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھے اُسے اللہ پاک قِیامت میں اِس طرح اُٹھائے گا کہ اس کا چِہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔ (مَجمَعُ الزَّوائِد ج۱۰ ص۹٦ حدیث۱٦۸۳۰)

﴿۵﴾ بازار میں ذِکْر کی فضیلت

بازار میں اللہ پاک کا ذِکْر کرنے والے کیلئے ہر بال کے بدلے میں قِیامت میں نُور ہوگا۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۱ ص٤۱۲ حدیث۵٦۷)

جنَّت میں گھر بنوایئے

سُبْحٰنَ اللہ! بازار کی غفلت بھری رونقوں سے جب بھی گزرنا پڑ جائے تو نگاہوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ذِکْر و دُرُود کا وِرْد شروع کر دیجئے نیز بازار میں داخِل ہونے کے وَقْت یہ دُعا پڑھ لیجئے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو بازار میں داخِل ہوتے وَقْت یہ دُعا پڑھے گا،

اللہ پاک اُس کے لیے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ایک لاکھ گناہ مٹا دے گا اور ایک لاکھ دَرَجے بُلند فرمائے گا اور اُس کے لیے ایک گھر جنّت میں بنائے گا۔'' (تِرمذی ج ٥ ص ٢٧١ حدیث ٣٤٤)

کہ ہے ربِّ سلِّم صدائے محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اے عاشِقانِ رسول! قَبر وحَشر وپُل صراط پر نُورِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدَقے میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم غلامانِ مصطَفٰے کو نُور ہی نُور ملے گا کہ بروزِ مَحشر ہمارے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے غلاموں کی فِکر لاحق ہوگی، اس دُعا: ''رَبِّ سَلِّم ، رَبِّ سَلِّم'' (یعنی پَروَرْدگار سلامتی سے گزار، پروردگار سلامتی سے گزار'') کی تکرار فرما رہے ہوں گے۔ عاشقِ ماہِ رسالت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:۔

رضا پُل سے اب وَجْد کرتے گزریئے
کہ ہے رَبِّ سَلِّم صدائے محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نُور سے محروم لوگ

ہاں جو بدنصیب نَماز نہیں پڑھے گا، داڑھی منڈوائے گا یا ایک مُٹّھی سے گھٹائے گا، ماں باپ کو ستائے گا، اولاد کو شریعت کی پابندی سے روک کر ماڈَرن بنائے گا، بیوی اور بالِغہ بچّیوں کو بے پردہ پھرائے گا، فلموں ڈِراموں، گانے باجوں، حرام روزیوں، سُودی تجارتوں، دھوکے بازیوں، گندی گالیوں، غیبتوں، چغلیوں، عیب دریوں، بدنگاہیوں، بِلا اِجازتِ شَرعی

مسلمانوں کی دل آزاریوں، بے نَمازیوں اور فیشن پرست بُرے دوستوں کی نیز شَہوت کے باوُجُود اَمرد وں یعنی خوب صورت لڑکوں کی صُحبتوں وغیرہ وغیرہ گناہوں سے باز نہیں آئے گا اُس کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ اگر اللہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ناراض ہو گئے اور گناہوں کے سبب ایمان برباد ہو گیا تو یقیناً ناقابلِ برداشت دائمی عذابوں کا سامنا ہو گا اور پُلْ صِراط پر نُور بھی نہیں ملے گا۔ چُنانچہ

تیرے لئے کوئی نُور نہیں!

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ''اَلزُّھد'' میں نَقْل کرتے ہیں: ''بے شک تم اللہ پاک کے یہاں اپنے ناموں اور نشانیوں اور اپنی سرگوشیوں اور مَجلسوں یعنی بیٹھکوں اور صُحبتوں سمیت لکھے ہوئے ہو۔ جب قِیامت کا دن آئے گا تو پُکار پڑے گی: اے فُلاں بن فُلاں یہ تیرا نُور ہے اور اے فُلاں بن فُلاں تیرے لئے کوئی نُور نہیں۔''

(الزھد ص ٤٦٥ رقم ١٣٢١)

نگاہِ نُور کے طلب گار محروم بِھکاری

مُنافِقین بروزِ قِیامت اِس حال میں آئیں گے کہ اُن کے پاس ایمان کا نُور نہیں ہوگا، خوش نصیب ایمان والوں کا نُور دیکھ کر اُن کو حسرت بالائے حسرت ہوگی اور اُن سے نُور کی بھیک مانگیں گے مگر محرومِ نُور ہی رہیں گے۔ چُنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی تیرھویں آیتِ کریمہ میں اللہ پاک کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ج

ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن منافِق مرد اور منافِق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نُور سے کچھ حصہ لیں۔ (پ۲۷، الحدید:۱۳)

ایمان پر خاتِمے کی گارنٹی کسی کے پاس نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! نَجات ایمان پر خاتمے کے ساتھ مَشروط ہے، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم۔ یعنی ''اعمال کا دارومدار خاتِمے پر ہے۔'' (بُخاری ج ٤ ص٢٧٤ حدیث٦٦٠٧) آہ! ہم میں سے کسی کے پاس بھی یہ گارنٹی نہیں کہ اس کا خاتمہ ایمان ہی پر ہوگا، اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر ہمارے بارے میں کیا ہے یقیناً اِس سے ہم ناواقِف ہیں اور یہی سب سے بڑی خوف کی بات ہے۔ بُرے خاتِمے کے ڈر سے بڑے بڑے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام خوف زدہ رہتے تھے۔ براہِ کرم! اس کی مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا جاری کردہ ''اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر'' نامی بیان کی کیسٹ سنئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ خوفِ خدا سے لرز اٹھیں گے نیز ''بُرے خاتِمے کے اَسباب'' نامی 33 صَفْحات پر مشتمل مختصر سارسالہ ہَدِیَّۃً حاصل کر کے ضَرور پڑھ لیجئے اگر دل زندہ ہوا تو ایمان کی حفاظت کی فکر کے جذبے کے تحت اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رو پڑیں گے۔ آج کل بعض لوگ بات بات پر کُفریات بکتے ہیں، کلماتِ کُفر کا عِلْم حاصل کرنا ہر عاقِل بالِغ مسلمان مَرد وعورت پر فرض ہے۔ اِس سلسلے میں

''کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب'' نامی 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب نہایت مُفید ہے۔

اَذان کے دَوران گُفتگو

''بہارِ شریعت'' میں ہے: جو اَذان کے وَقْت باتوں میں مشغول رہے اُس پر مَعَاذَاللہ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۴۷۳) لہٰذا کم از کم پہلی اذان سن کر خاموش رہ کر ہمیں جواب دے دینا چاہیے۔ آج کل مسلمانوں کی اِس طرف توجُّہ کم ہے، تمام مؤذِّن صاحبان کو چاہئے کہ وہ پہلے دُرُود و سلام پڑھیں پھر اِس طرح اِعلان فرمائیں: ''عاشِقانِ رسول متوجِّہ ہوں، اللہ کی رِضا کے لیے اَذان کا احترام کرتے ہوئے، گُفتگو اور کام کاج روک کر اَذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔'' اِس کے بعد اَذان کہیں۔

فون کی میوزیکل ٹون

نَماز کے دوران بعض لوگ موبائل فون بند کرنا بھول جاتے ہیں اور چونکہ موسیقی سننے جیسے حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام سے بچنے کا احساس بھی کم رہ گیا ہے لہٰذا مَعَاذَاللہ مسجِد کے اندر طرح طرح کی میوزیکل ٹونز بجنی شُروع ہو جاتی ہیں۔ اوّل تو موسیقی کے منحوس ٹون سے فون کو پاک کیجئے اور اگر موسیقی سُننے کا گُناہ کیا ہے تو اس سے توبہ بھی کیجئے اور مسجِد میں سادہ ٹون والے موبائل فون بھی بند رکھا کیجئے۔ اِس سلسلے میں اَذان واِقامت کے اعلان کا کارڈ حاصل کر کے عام کیجئے۔ اسی طرح خُطبے کے دَوران ہونے والے گُناہوں کی نِشان دہی کیلئے بھی ایک کارڈ مکتبۃُ المدینہ نے شائع کیا ہے۔ کاش! ہر خطیب

ہر جُمُعہ کو قبل از خُطبہ پڑھ کر سنا دیا کرے۔ یہ کارڈ زیادہ تعداد میں مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کر لیجئے اور مسجد مسجد پہنچانے کی مَدَنی تحریک چلا دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک ہزار سال کے بعد دوزخ سے رِہائی

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نے فرمایا: ایک شخص جہنَّم سے **ایک ہزار سال** بعد نکالا جائے گا، پھر فرمایا: کاش! وہ شخص میں ہوتا۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: سیِّدُنا حَسَن بصری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نے یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی کہ جو ایک ہزار سال کے بعد نکالا جائے گا اس کے بارے میں یہ بات یقینی ہے کہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہوگا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ٢٣١)

40 سال تک نہیں ہنسے

اے عاشِقانِ رسول! حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نے غلبۂ خوف کے سبب **ایک ہزار سال** کے بعد جہنَّم سے رِہائی پانے والے شخص کے ایمان پر خاتمہ ہو جانے پر رشک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ کاش! وہ شخص میں ہوتا۔ آہ! ہزار سال تو بہت ہی بڑی بات ہے، **خُدا کی قسم**! ایک لمحے کا کروڑواں حصّہ بھی جہنَّم کا عذاب برداشت ہونا ممکن نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کے غلبۂ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا عالَم تو دیکھئے!

مَنْقُول ہے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ چالیس سال تک نہیں ہنسے ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو بیٹھا ہوا دیکھ کر یوں معلوم ہوتا گویا ایک سہما ہوا قَیدی ہے جسے سَزائے موت سنانے کے بعد گردن اُڑانے کیلئے لایا گیا ہے! اور جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ گُفتگو فرماتے تو ایسا محسوس ہوتا گویا آخِرت نظروں کے سامنے ہے اور اس کو دیکھ دیکھ کر اس کی مَنْظر کشی فرما رہے ہیں اور جب خاموش ہوتے تو ایسا لگتا گویا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے! جب عرض کی گئی: آپ اِس قدر خوف زدہ اور مَغْمُوم کیوں رہتے ہیں؟ فرمایا: مجھے اِس بات کا خوف کھائے جارہا ہے کہ اگر اللہ پاک نے میرے بعض ناپسندیدہ اَعْمال دیکھ کر مجھ پر غَضَب فرمایا اور فرمادیا کہ جامیں تجھے نہیں بخشتا تو میرا کیا بنے گا! (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ۲۳۱)

گرتے پڑتے گزرنے والا

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَالی نَقْل کرتے ہیں: اللہ پاک اگلوں اور پچھلوں کو ایک معلوم دن یعنی بروزِ قیامت ایک مقام پر جمع فرمائے گا۔ چالیس سال تک لوگوں کی آنکھیں اُوپر کی طرف لگی رہیں گی ، وہ فیصلے کے مُنْتَظِر ہوں گے۔ مؤمنوں کو ان کے اَعمال کے مطابِق نُور عطا کیا جائے گا ، کسی کو بڑے پہاڑ کی مِثْل نُور ملے گا اور کسی کو کَھجور کے دَرَخْت کی مانند تو کسی کو اِس سے بھی کم حتّٰی کہ ان میں سے آخری شخص کو پاؤں کے انگوٹھے جتنا نُور عنایت کیا جائے گا جو کبھی چمکے گا اور کبھی بجھ جائے گا ، جب اُس کا نُور چمکے گا تو وہ چلے گا اور جب بُجھ جائے گا تو اندھیرے کی وجہ سے رُک جائے گا۔ پھر ہر ایک اپنے اپنے نُور کے

مُطابِق پُل صِراط عُبور کرے گا، کوئی تو **پلک جھپکنے** میں گزر جائے گا، کوئی **بجلی** کی طرح، کوئی **بادَل** کی مانند، کوئی **ستارے** ٹوٹنے کی مِثْل، کوئی **گھوڑے** کے دوڑنے کی طرح تو کوئی **آدمی** کے دوڑنے کی طرح گزرے گا۔ جس کو پاؤں کے انگوٹھے کی مِثْل (مِث۔ل) **نُور** دیا جائے گا وہ چِہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے بل گزرے گا حالت یہ ہوگی کہ ایک ہاتھ بڑھائے گا تو دوسرا اٹک جائے گا، جب ایک پاؤں اُلجھے گا تو دوسرا پاؤں کھینچ کر بڑھائے گا اور اُس کے پہلوؤں تک آگ پَہُنچ جائے گی، وہ اِسی طرح گِرتا پڑتا بِالآخِر پُل صراط پار کرنے میں کامیاب ہوجائے گا، وہاں کھڑے ہوکر اپنے پاک پَرْوَرْدَگار کی حمد بیان کرے گا، پھر اُسے جنّت کے دروازے کے قریب ایک کُنویں پر غُسْل دیا جائے گا۔ (اِحیاء العلوم ج ۵ ص ۲۸۶ ملخّصاً)

پُل صراط آہ! ہے تلوار کی بھی دھار سے تیز — کس طرح سے میں اسے پار کروں گا یارب
میرے محبوب کے ربّ! تیرا کرم ہوگا تو — پُل کو بجلی کی طرح پار کروں گا یارب

میرا کیا بنے گا!

اے عاشِقانِ رسول! جن خوش بختوں کا ایمان پر خاتمہ ہوگا وہ بِالآخِر نَجات پا جائیں گے اور جس کا ایمان برباد ہوگیا اور بِغیر توبہ وتجدیدِ ایمان مر گیا اُس کی نَجات کی کوئی صورت ہی نہیں۔ ہر ایک کو ڈرنا ضَروری ہے کہ نہ معلوم میرا کیا بنے گا! پُل صراط جہنّم پر بنا ہوا ہے، اور اُس پر سے گزرے بِغیر جنّت میں داخلہ ممکن نہیں۔

پُل صِراط سے گزرنے کا لرزہ خیز تصوُّر

حُجَّةُ الْاِسلام امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: جو شخص اِس دنیا

میں صِراطِ مستقیم (یعنی سیدھے رستے) پر قائم رہا وہ بروزِ قیامت **پُل صراط** پر ہلکا پُھلکا ہو کر نَجات پالے گا اور جو دنیا میں استِقامت سے ہٹ گیا، نافرمانیوں اور گُناہوں کے سبب اُس کی پیٹھ بھاری ہوئی تو پہلے ہی قدم میں پُل صِراط سے پھسل کر گر پڑے گا۔ اے بندۂ ناتُواں! ذرا غور تو کر جب تو پُل صراط اور اُس کی باریکی کو دیکھے گا تو کس قدر گھبرائے گا، پھر اُس کے نیچے جہنَّم کی ہولناک سیاہی پر تیری نظر پڑے گی، نیچے سے جہنَّم کا جوش وخَروش سنائی دے گا، آگ کے بُلند شُعلوں کی چیخ پکار تیرے کانوں سے ٹکرائے گی، تُو سوچ تو سہی! اُس وَقْت تجھ پر کس قَدَر دَہشت طاری ہوگی۔ یاد رکھ! تیرا دل چاہے کتنا ہی بے قرار و بے کل ہو، قدم پھسل رہے ہوں اور پیٹھ پر اِس قدر بوجھ ہو کہ اِتنا بوجھ اٹھا کر ہموار زمین پر چلنا بھی تیرے لئے دشوار ہو، تُو لاکھ کمزوری کی حالت میں ہو مگر تجھے پُل صراط پر چلنا ہی پڑے گا، تُو تصوُّر تو کر کہ بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز پُل صراط پر نہ چاہتے ہوئے بھی جب تُو پہلا قدم رکھے گا اور اُس کی سَخْت تیزی کو محسوس کرے گا مگر پھر بھی دوسرا قدم اُٹھانے پر مجبور ہوگا، لوگ تیرے سامنے پھسل پھسل کر جہنَّم میں گر رہے ہوں گے، فِرِشتے لوگوں کو بڑے بڑے کانٹوں اور لوہے کے **آنکڑوں** سے کھینچ کھینچ کر جہنَّم میں جھونک رہے ہوں گے، تُو دیکھ رہا ہوگا کہ وہ لوگ روتے چلّاتے سَر کے بل جہنَّم میں گِرتے جارہے ہیں، تُو سوچ اُس وَقْت خوف کے مارے تیری کیا حالت بنی ہوگی!

جہنَّم میں گرنے والوں کی چیخ پکار

جہنَّم کی گہرائیوں سے آہ وبُکا اور ہائے! اُوہ! کی چیخ پُکار تیرے کانوں میں پڑ رہی

ہوگی ، بے شمار لوگ پُل صراط سے پھسل کر جہنَّم میں جا پڑیں گے ،تُو سوچ تو سہی اگر تیرا قدم بھی پھسل گیا تو تیرا کیا بنے گا ! اُس وَقت کی شَرم و ندامت تجھے کچھ فائدہ نہ دے گی ، اُس وَقت تیری حسرت بھری فریاد کچھ اِس طرح ہوگی: "آہ ! میں اِسی دن سے ڈرتا تھا ، ہائے کاش ! میں اپنی آخرت کیلئے کچھ آگے بھیجتا ، اے کاش ! میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ، ہائے کاش ! میں فُلاں کو دوست نہ بناتا ، اے کاش ! میں مِٹّی ہوجاتا ، اے کاش ! میں بُھولا بِسرا ہو جاتا ، اے کاش ! میری ماں ہی مجھے نہ جنتی ۔" (اِحیاءُ العُلوم ج ٥ ص ٢٨٥ مُلَخَّصاً)

کاشکے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا   قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا

کاش ! ایسا ہوجاتا خاک بن کے طیبہ کی   مصطَفٰے کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا

آہ ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے

کاشکے مری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

کون وہاں بے خوف رہے گا

حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی مزید فرماتے ہیں: قِیامت کے ہوشرُبا حالات میں وُہی شخص زِیادہ محفوظ ہوگا جو دُنیا میں اِس کے مُعاملے میں زِیادہ فکرمند (یعنی خوف زَدہ) رہا کرے گا ، کیوں کہ اللہ پاک کسی پر دو خوف جَمْع نہیں کرتا لہٰذا جو آدَمی دنیا میں پُل صراط اور قِیامت کے بھیانک حالات سے ڈرا وہ آخرت میں اِن سے نَجات پالے گا ۔ اور خوف سے ہماری مُراد عورَتوں والا (کمزور دلی والا) خوف نہیں کہ سُنتے ہی

(عارِضی طور پر) دل نَرْم پڑ جائے اور آنسو بہنے لگیں پھر جلد ہی سب کچھ بھول کر بندہ لَہْو و لَعِب (یعنی کھیل کود) میں مشغول ہو جائے۔ **خوف** کا اِس طرح کے رونے دھونے سے کوئی تعلُّق نہیں بلکہ انسان جس چیز سے ڈرتا ہے اُس سے دُور بھاگتا ہے اور جس چیز سے رَغْبت رکھتا ہے اُس کی طلب بھی کرتا ہے، پس آخرت میں آپ کو وُہی خوف نَجات دلائے گا جو کہ **اللہ** کریم کی اِطاعت و فرماں برداری پر آمادہ کرے اور نافرمانی اور گُناہوں سے باز رکھے۔

بے وُقُوفوں والا خوف

نیز عورتوں کے (کمزور دلی) والے خوف سے بھی بڑھ کر **بے وُقُوفوں والا خوف** ہے کہ جب وہ (قِیامت کے) ہولناک مناظر کے بارے میں (کوئی بیان وغیرہ) سنتے ہیں تو فوراً اُن کی زَبان پر اِستِعاذہ (اِس۔تِ۔عَاذَہ) یعنی پناہ مانگنے والے کَلِمات جاری ہو جاتے ہیں اور وہ کہنے لگتے ہیں: میں **اللہ** پاک کی مدد چاہتا ہوں، **یا اللہ پاک**! مجھے بچالے! بچالے! وغیرہ، اس کے باوُجُود وہ گناہوں پر ڈٹے رہتے ہیں جو اِن کی ہلاکت کا باعث ہیں، شیطان ان کے پناہ مانگنے پر ہنستا ہے۔[1] (یعنی یہ سب صِرف جذباتی اور عارِضی الفاظ ہوتے ہیں، خوفِ حقیقی کی وجہ سے نکلے ہوئے نہیں ہوتے۔ ان کو جذباتی اور عارِضی الفاظ اس لئے کہا جا رہا ہے کہ ایک طرف پناہ بھی مانگ رہے ہوتے ہیں مگر دوسری طرف گُناہوں پر مِثلِ سابِق (یعنی پہلے ہی کی طرح) دِلیری بھی موجود رہتی ہے، گناہ کو ترک کر دینے کا عَزْم نہیں ہوتا۔ مَثَلاً بے نَمازی ہے تو بے نمازی اور داڑھی مُنڈا داڑھی مُنڈا ہی رہتا

مـــــــــــــــدینہ

[1] اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۲۸۶۔۲۸۷ مُلَخَّصاً

ہے، جُھوٹا جھوٹ بولنا ترک کرنے کا عزم کرتا ہی نہیں، سود، رشوت، حرام کمائی اور دھوکے بازی کا خُوگر یہ کام چھوڑتا ہی نہیں، پَرائی عورتوں اور اَمْردوں کے ساتھ بَدنگاہی کرنے والا، فلم بِینی اور گانے باجوں کا رَسیا اپنے گُناہوں سے بچنے کا حقیقی ذِہن بناتا ہی نہیں، غیر شَرْعی لباس پہننے والا، لوگوں پر ظُلم کرنے والا، زانی، شرابی، ماں باپ کو ستانے والا، بال بچّوں کو شریعت وسنّت کے مطابِق تربیَت نہ دینے والا، بے نَمازیوں اور ماڈَرن دوستوں کی تباہ کُن صُحبتوں میں بیٹھنے والا وغیرہ وغیرہ اپنے اپنے گُناہوں پر حسبِ معمول قائم رَہتا ہے)

آہستہ آہِستہ نہیں ایک دم گناہوں کو چھوڑ دے

اے عاشِقانِ رسول! بے شک جذبات میں آکر عارِضی طور پر رونا اور توبہ کرنا بھی اگر بَربنائے **اِخلاص** ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور رنگ لائے گا۔ اپنا ذِہن بنایئے کہ میں نے اپنے آپ کو لازمی سُدھارنا ہے، اپنے گناہوں کو یاد کر کے نَدامت کے ساتھ رو رو کر توبہ وعَہد کیجئے کہ اب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں فُلاں فُلاں گناہ نہیں کروں گا۔ خبردار! یہاں شیطان آپ کو مشورہ دے گا کہ جذباتی فیصلہ اچّھا نہیں ہوتا اپنی اصلاح آہستہ آہِستہ کرنی چاہیئے، ایک دم سے ہی مولوی مَت بن جانا، ہاتھوں ہاتھ سنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کرنا مناسب نہیں، بس دھیرے دھیرے کوشِش جاری رکھ، ابھی تو ساری زندَگی پڑی ہے، ابھی تو تیری عُمر ہی کیا ہے! ابھی تو تیری شادی بھی نہیں ہوئی، شادی کے بعد داڑھی بڑھالینا بلکہ حج کیلئے جانا تو مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً سے داڑھی رکھ کر آنا، جب بوڑھا ہوجائے تو عمامہ سجالینا وغیرہ وغیرہ۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خُدا کی قسم! یہ شیطان کا بہت ہی خطرناک وار ہے۔

توبہ میں تاخیر انتہائی خطرناک ہے، ہوسکتا ہے میری اِس بات پر شیطان فوراً وَسوَسہ ڈالنے لگا ہو کہ میں تجھے توبہ سے کہاں روکتا ہوں بے شک فوراً اور ابھی توبہ کرلے۔

قَبولیّتِ توبہ کی تین شرائط

ارے میرے بھولے بھالے اسلامی بھائیو! گالوں پر چند بار ہلکی ہلکی چپت مار لینے کا نام توبہ نہیں۔ توبہ کے تین رُکْن ہیں اگر ان میں سے ایک بھی رُکن (رُکْ۔نْ) کم ہو تو پھر توبہ قَبول نہیں ہوگی۔ وہ تین رُکْن یہ ہیں: (۱) اعتِرافِ جُرم (۲) نَدامت (یعنی کئے ہوئے گناہ پر شرمندگی) (۳) عزْمِ ترک۔ یعنی گناہ چھوڑنے کا عزْم، نیز اگر گُناہ قابلِ تَلافی ہو تو اُس کی تلافی بھی لازِم، مَثَلاً بے نَمازی کی توبہ اُسی وقت **سچّی توبہ** کہلائے گی جبکہ رہ جانے والی نَمازوں کی قضا بھی کرے۔ کسی کا مال یا پیسے چھین یا دبا لئے تھے تو توبہ اُسی صورت میں مکمَّل ہوگی جبکہ اُس کو لوٹائے یا اُس سے مُعاف کروائے۔ خالی SORRY کہہ دینا یا اوپری طور پر مُعافی مانگ لینا کافی نہیں ہوتا جب تک صاحِبِ حَق مُعاف نہ کردے، ہاں اگر صاحِبِ حَق فوت ہو چُکا ہے تو اُس کے وُرَثا کو پیسے لوٹائے اگر وُرَثا بھی نہ رہے ہوں یا کچھ معلوم ہی نہیں کہ کس کس کے پیسے کھا ڈالے تھے تو اُتنی رقم کسی فقیر یا مسکین کو خیرات کردے۔ **حُقُوقُ الْعِباد** کے ان اَحکامات کی تفصیلی معلومات کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کا رسالہ ''ظُلْم کا انجام'' پڑھئے۔

آہستہ آہستہ نہیں فوراً اصلاح ہونی چاہیے

بہرحال آہِستہ آہِستہ سُدھرنے کا ذِہْن بنائے رکھنا خطرناک ہوتا ہے کہ موت

صِرْف بوڑھوں، کینسر یا ہارٹ کے مریضوں ہی کو آتی ہے ایسا نہیں، روزانہ نہ جانے کتنے ہی کڑیل جوان حادِثات کا شکار ہو کر اچانک موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ سیلاب و زلزلے کے ذَرِیعے بھی **اچانک موت** آدبوچتی ہے۔

2 لاکھ 20 ہزار سے زائد اَموات

ابھی پچھلے ہی دنوں کی بات ہے، **سونامی** (سمندری زلزلے) **کی یہ آفت** جو کہ بِالکل اچانک ہی نازِل ہوئی تھی، 20-1-2005 کے جنگ اخبار کی خبر کے مطابِق اِس آفت سے **گیارہ مَمالِک** میں مرنے والوں کی تعداد 2 لاکھ 20 ہزار سے زائد ہے، یہ حادِثہ سَراپا عبرت ہے، اِس نے ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا مگر آہ! گُناہوں میں کمی آنے کا نہیں سنا گیا! عبرت کی خاطر ''روزنامہ جنگ'' 20-1-2005 کا ایک آرٹیکل حسبِ ضَرورت تصَرُّف کے ساتھ پیش کرتا ہوں:

سَمُندری زلزلے کی تباہ کاریاں

''انڈونیشیا'' کے صوبے ''آچے'' کا دارالحکومت **بندہ آچے** ''سونامی'' یعنی **سَمُندری زلزلے** سے سب سے زِیادہ مُتَأَثِّر ہوا۔ صِرْف اِس شہر میں مرنے والوں کی تعداد **ایک لاکھ** سے بڑھ چکی ہے۔ ''بندہ آچے'' میں موجود صَحافی نے اس شہر کی تباہی کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سَرسبز و شاداب، خوب صورت اور زندَگی سے بھرپور شہر کوئی اور نہیں 26 دسمبر 2004ء سے پہلے کا بندہ آچے ہے، پھر **سونامی** (یعنی

سمندری زلزلہ) آیا اور اُس نے منٹوں میں اِس ہنستے بستے شہر کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا۔ **سونامی** اپنے ساتھ نہ صِرف اِس شہر کی خوب صورتی اور شادابی لے گیا بلکہ ہزاروں خاندانوں کو تباہ اور ہزاروں کو اَدھورا چھوڑ گیا۔ ایک غیر سرکاری اِنڈونیشی تنظیم کے اَعداد و شمار کے مُطابق ساڑھے تین لاکھ کی آبادی کے ''بندہ آچے'' کی تقریباً 60فی صد آبادی **سونامی** کی بھینٹ چڑھ چُکی ہے۔ اس شہر میں ابھی تک جگہ جگہ لاشیں بکھری پڑی ہیں اور روزانہ ہزاروں لاشوں کو اجتماعی طور پر دَفن کیا جا رہا ہے۔ جو **سونامی** سے بچ گئے ہیں وہ کیمپوں میں سسکتے ہوئے اپنے بچھڑنے والوں کو یاد کر رہے ہیں۔ یہاں بَہُت سے افراد ایسے ہیں جو اپنا پورا خاندان کھو چکے ہیں، ان کی آنکھوں میں موجود حسرت اور تلاش شاید کبھی خَتم نہیں ہوگی، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے پیاروں کو موت کے مُنہ میں جاتے دیکھا، ان کے دکھ کی گہرائی کا اندازہ لگایا ہی نہیں جا سکتا۔ پہلے زلزلے نے شہر کو ہلا کر رکھ دیا اور پھر سونامی نے وہ تباہی مچائی جو اس نسل نے دنیا میں کہیں نہیں دیکھی۔ کہتے ہیں، اگر یہ طوفان دن کے بجائے رات کو آتا تو جو بچ گئے ہیں شاید وہ بھی نہ بچ پاتے، **سونامی** جہاں جہاں سے گزرا راستے میں آنے والی ہر چیز کو تہس نہس کرتا چلا گیا اور اپنے پیچھے صِرف تباہی اور موت چھوڑ گیا۔ ''بندہ آچے'' کے وَسط (یعنی درمیان) میں بہنے والا یہ پُر سکون دریا شمال سے جنوب کی طرف بہتا ہے لیکن سونامی کے چنگھاڑتے ہوئے طوفان نے اِسے جُنوب سے شمال کی سمت بہنے پر مجبور کر دیا۔

یہ واقِعہ نیا نہیں ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خُدا کی قسم! اس تازہ ترین قِصّے میں ہمارے لئے عبرت عبرت اور سراسر عبرت ہے، کیا اب بھی ہم توبہ پر آمادہ نہیں ہوں گے؟ بربادی اور ویرانی کا یہ واقِعہ کوئی نیا نہیں، ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے جس کی خبر ہمیں خود **اللہ** پاک کی سچّی کتاب دے رہی ہے، البتّہ قرانی واقعات اور موجودہ تباہی کے واقعات میں یہ فرق ہے کہ قرانِ کریم میں بیان کردہ واقعات میں تباہی و بربادی کا عذابِ الٰہی ہونا ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے اور موجودہ واقِعات میں عذاب ہونے یا نہ ہونے دونوں کا احتمال (یعنی پہلو) ہے لیکن اتنی بات تو یقینی ہے کہ جو لوگ اِن طوفانوں، سیلابوں میں مرگئے یا مرجائیں گے ان کی دنیا خَتْم ہوگئی اور آخرت کا مرحلہ شُروع ہوگیا نیز توبہ و نیکیوں کی مُہلَت بھی خَتْم ہوگئی لہٰذا ہمارے لئے ان موجودہ واقِعات میں بھی عبرت یقیناً موجود ہے۔ چُنانچِہ پارہ 25 سُوْرَۃُ الدُّخَان کی آیت 25 تا 29 میں ارشادِ قرانی ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ	ترجَمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور
وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا	چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن
فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا	میں فارِغُ البال تھے۔ ہم نے یونہی کیا اور ان
اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ	کا وارِث دوسری قوم کو کردیا تو ان پر آسمان اور
وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾	زمین نہ روئے اور انہیں مُہلَت نہ دی گئی۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

اے عاشِقانِ رسول! آپ نے غور فرمایا؟ عُمدہ عُمدہ مکانات بنانے والے، خوشنما باغات سجانے والے اور لہلہاتے کھیت لگانے والے دنیا سے رُخصت ہو گئے اور ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثے کا دوسروں کو وارِث بنا دیا گیا، نہ ان پر زمین روئی نہ آسمان، نہ ہی انہیں مُہلَت (مُہْ۔لَت) دی گئی، ان کے نام ونشان مٹا دیئے گئے، ان کے تذکرے خَتْم ہو گئے، بس اب وہ ہیں اور ان کے اَعْمال۔ تو یہ دنیا بس عبرت ہی عبرت ہے۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے　　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے　　جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں کہیں شورِ ماتم بپا ہے　　کہیں فقر و فاقے سے آہ و بُکا ہے
کہیں شِکوۂ جور و مکر و دَغا ہے　　غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

کر لے توبہ ربّ کی رَحْمت ہے بڑی

اے عاشِقانِ رسول! اس سے پہلے کہ آپ میں سے کسی کے بارے میں یہ شور مچ جائے کہ اس کا اِنتِقال ہو گیا ہے، جلدی غسّال کو بلا لاؤ، چنانچِہ غسّال تختہ اٹھائے چلا آ رہا ہو، غُسْل دیا جا رہا ہو...... کفن پہنایا جا رہا ہو...... پھر اندھیری قَبْر میں اُتار دیا جائے۔ یہ سب پیش آنے سے قبل

ہی مان جایئے، جلدی جلدی گُناہوں سے سچّی توبہ کرلیجئے۔ ابھی توبہ کا وَقت موجود ہے۔

کرلے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی　　قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

باغ کا جُھولا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت کی تیّاری، قبر وحشر اور **پُل صِراط** سے گزرنے کی آسانی کے حُصُول کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلوں میں رَحمتِ ربِّ کائنات سے سفر کی سچّی نیّت بھی نَجات کا باعِث بن سکتی ہے، چُنانچِہ حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک مَحلّے میں **مَدَنی دورہ** برائے نیکی کی دعوت سے مُتأَثِّر ہو کر ایک ماڈرن نوجوان مسجِد میں آگیا، سنّتوں بھرے بیان میں مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلائی گئی تو اس نے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیلئے نام لکھوا دیا۔ مَدَنی قافِلے میں اُس کی روانگی میں ابھی کچھ دن باقی تھے کہ قضائے الٰہی سے اُس کا انتِقال ہوگیا۔ کسی اہلِ خانہ نے مرحوم کو خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہریالے باغ میں ہَشّاش بَشّاش جُھولا جھول رہا ہے۔ پوچھا: یہاں کیسے آ گئے؟ جواب دیا: **''دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ کریم کا بڑا کرم ہوا ہے، میری ماں سے کہہ دینا کہ وہ میرا غم نہ کرے میں یہاں بہُت چین سے ہوں۔''**

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
کرلو اب نیّتیں قافِلے میں چلو　　پاؤ گے جنّتیں قافِلے میں چلو

اے عاشِقانِ رسول! یہ سب اللہ ربُّ العِزّت کی مَشِیَّت پر ہے کہ چاہے تو کسی ایک گُناہ پر گرِفت فرمالے اور چاہے تو کسی ایک نیکی پر بخش دے یا اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی شَفاعت سے یا مَحض اپنی رَحمت سے بِلا حساب مغفِرت فرما دے۔ چُنانچِہ پارہ 24 سُوْرَۃُ الزُّمَر کی آیت 53 میں خدائے رحمٰن کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (۵۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے، بے شک وُہی بخشنے والا مہربان ہے۔

سَبَقَت رَحمتی عَلٰی غَضبی تُو نے جب سے سُنا دیا یارب!
آسرا ہم گُناہ گاروں کا اور مضبوط ہوگیا یا رب!
تو حسؔن کو اُٹھا حَسَن کر کے
ہو مَعَ الخَیر خاتمہ یا رب

غمِ مدینہ، بقیع، مغفِرت اور بے حساب جنّتُ الفِردَوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۲۷ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ

06-11-2018

’’پُلْ صِراط کی دَہشت‘‘ (کیسٹ) نے کایا پلٹ دی

قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی **مُتَعدَّد اَخلاقی بُرائیوں میں** مبتَلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کود میں وَقْت **برباد** کرنا ان کا محبوب مَشْغلہ تھا۔ ایک مرتبہ رَمَضانُ المبارَک تشریف لایا تو ان کو بھی **نمازوں** کے لئے مسجِد میں حاضِری کی سعادت ملنے لگی۔ وہاں **دعوتِ اسلامی** کے ایک ذِمّے دار اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** سے دَرْس دیتے تھے۔ درس کے بعد وہ خوب مسکرا کر پر جوش طریقے سے مُلاقات کیا کرتے، ان کے اِس انداز سے یہ بہت **مُتَأَثِّر** ہوئے۔ بِالخصوص مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی کا **’’پیارے پیارے اسلامی بھائیو‘‘** کہنا کافی دیر تک ان کے کانوں میں رس گھولتا رہتا۔ ایک دن وہ انہیں بڑے پرتپاک انداز میں ملے اور **دعوتِ اسلامی** کے **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت پیش کی، انہوں نے نیّت کرلی۔ جُمعرات آنے سے پہلے ہی انہیں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے جاری کردہ بیان کا کیسٹ **’’پُلْ صراط کی دَہشَت‘‘** کہیں سے مُیَسَّر آگیا۔ انہوں نے توجُّہ سے بیان سُننا شُروع کیا۔ **’’پُلْ صراط‘‘** کا نام تو انہوں نے پہلے بھی سن رکھا تھا مگر پُلْ صراط عُبور کرنے کا مرحلہ اتنا **دہشت ناک** ہے، اِس کا پتا انہیں یہ بیان سُن کر چلا۔ جب انہوں نے اپنے گُناہوں، پھر **ناتُواں یعنی کمزور بدن** کی طرف نَظَر کی تو ان کی آنکھوں میں **آنسو** آگئے اور سوچنے لگے کہ میں **پُلْ صِراط** کیونکر پار کرسکوں گا! چُنانچِہ انہوں نے اپنے ربِّ کریم کی نافرمانیوں سے توبہ کر کے **سُدھرنے** کا پُختہ اِرادہ

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے سنّت کے مُطابِق داڑھی شریف، عمامہ اور سفید لباس اب ان کے بدن کا حصّہ بن چکے ہیں۔

(رسالۂ ہٰذا مذکورہ کیسٹ ہی کا مَعَ ترمیم واضافہ تحریری گلدستہ ہے)

اِقامت کے بعد امام صاحِب یوں اِعلان کریں

اپنی ایڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صف سیدھی کرلیجئے، دو آدمیوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گناہ ہے، کندھے سے کندھا رگڑ کھارہا ہو اس طرح خوب اچھّی طرح ملا کر رکھنا واجب، صف سیدھی رکھنا واجب اور جب تک اگلی صف (دونوں کونوں تک) پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نَماز شُروع کر دینا تَرکِ واجب، ناجائز و گناہ ہے۔ 15 سال سے چھوٹے نابالغ بچّوں کو صفوں میں کھڑا نہ رکھئے، انہیں کونے میں بھی نہ بھیجئے چھوٹے بچّوں کی صف سب سے آخر میں بنائیے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۷ ص ۲۱۹ تا ۲۲۵)

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ پاک		الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	الزھد لابن المبارک	دار الکتب العلمیۃ بیروت
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت
ابوداؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت	البدور السافرۃ	موسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت
ترمذی	دار الفکر بیروت	بحر الدموع	مکتبۃ دار الفجر دمشق
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	تنبیہ المغترین	دار المعرفۃ بیروت
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	التخویف من النار	مکتبۃ دار البیان دمشق
المستدرک	دار المعرفۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت	☆☆☆	☆☆☆

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نماز مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❀ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❀ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل اپنی اصلاح کے لیے ''مَدَنی انعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مَدَنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net